پدھارے تھے۔ چنانچہ یجمان اور رتوجوں کو اس بات کا بڑا فخر تھا۔
جب لوگ، سومِل کے یگیہ میں شامل ہونے کے لئے جوق در جوق آرہے تھے۔
تو دیوتا لوگ اپنے ومانوں میں بیٹھ کر بھگوان مہاویر کے سموسرن میں بھگوان کے دھرم اُپدیش کو سُننے کے لئے آرہے تھے۔ اِندر بھوتی اور دوسروں نے دُور سے جب دیکھا تو خیال کیا کہ وہ دیوتا ہمارے یگیہ میں شامل ہونے کے لئے آرہے ہیں۔ اور اسلئے اُنھوں نے اپنی ودیا اور منتر شکتی کی بڑائی محسوس کی کہ جس کی کشش سے دیوتا لوگ بھی اس جگہ آرہے تھے۔ لیکن جب اُنھوں نے دیکھا کہ دیوتا لوگ یگیہ میں آنے کی بجائے بھگوان مہاویر کے سموسرن میں جارہے ہیں تو اُن کی تمام اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔ لیکن اُن کو خیال ہوا کہ شاید دیوتا لوگ غلط فہمی سے اُدھر چلے گئے ہیں۔ یا شاید اپنے ومانوں کو رکھنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ تو آئے ہی سروگیہ بھگوان مہاویر کا دھارمک اُپدیش سُننے کے لئے تھے نہ کہ یگیہ میں شمولیت کرنے کے لئے۔
جونہی اندر بھوتی نے سروگیہ کا لفظ بھگوان مہاویر کے نام کے ساتھ لگا ہوا سُنا تو اُس کو گویا سانپ سونگھ گیا۔ اور اُس نے غصّہ کی حالت میں کہا۔ کہ دھکار ہے اِن دیوتاؤں کے دیوتاپن پر۔ جس طرح بیابان میں رہنے والے لوگ آم کے درخت کو نہ جانتے ہوئے کریر کے پودے کی ہی تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن دیوتاؤں کو میرے جیسے ودوان پنڈت کی خوبیوں کا علم ہی نہیں۔ اور اسی لئے وہ اُس بھکاری سادھو کی طرف چلے گئے ہیں پھر اُس نے کہا کہ ایک انسان تو قابلِ معافی ہوسکتا ہے۔ اگر وہ غلطی کا مرتکب ہو۔ لیکن دیوتاؤں کے لئے تو یہ بات سمجھ میں کبھی نہیں آسکتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سروگیہ کہلانے والا فقیر ایک معمولی پامر نہیں ہے۔ بلکہ ایک چھلیا اور بڑا زبردست بہروپیا اور دھوکے باز ہے۔ میں نے تو آج تک اپنے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ سروگیہ کا لفظ لگا ہوا نہیں سُنا۔

اچھا آؤ ذرا چلیں اور اُس دھورت کو دیکھیں اور اگر ممکن ہو تو سب کے مواجہ میں اس کی تیجی کرکری کرکے اُسے بھی سبق سکھا دیویں۔ اسی ارادے سے اُس نے اپنے چیلوں کو بلایا۔ اور بھگوان مہاویر کے سموسرن میں چلنے کی تیاری کرلینے کا حکم دیا۔ آن کی آن میں وہ اپنے چیلوں کو لیکر روانہ ہو گیا۔ اور سموسرن کو جاتے ہوئے اُسے راستے میں آدمیوں کا ایک گروہ ملا۔ جو کہ بھگوان کا درشن کرکے آرہے تھے۔ اندر بھوتی نے جلدی سے پوچھا۔ کہ کیوں بھائی تم نے اُس "سروگیہ" کو دیکھا ہے۔ اور اگر دیکھا ہے تو اُس کی بابت کیا خیال ہے۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ اس میں سروگیتا کی کوئی بات بھی ہے یا کہ سب ڈھونگ ہی رچا ہُوا ہے۔ اندر بھوتی کی یہ بات سُنکر اُن لوگوں نے بیک آواز کہا۔ پنڈت جی! آپ خود جاکر انہیں کیوں نہیں دیکھ آتے۔ اُن کے درشنوں سے ہی انسان کے دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ اُن کے سموسرن میں پیر دھرتے ہی ایک شانتی سی من میں آجاتی ہے۔ اگر آپ اُن کے پوتر وچنوں کو سُنیں تو آپ کے اپوتر خیال اور شکوک دور ہو جائیں۔ اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ وہاں ضرور جائیے۔ اور کم از کم ایکبار تو اُن کے چرنوں کے درشن کیجیے

اندر بھوتی کا دل تو پہلے ہی غصہ کے مارے جل رہا تھا۔ اب یہ باتیں سُن کر اور بھی جل بھن کر خاک سیاہ ہو گیا جب اُس نے لوگوں کی یہ باتیں سُنیں تو اُس نے اپنے دل میں کہا کہ یہ آدمی کوئی بڑا بھاری دھوکے باز بہروپیہ اور چھلیا معلوم ہوتا ہے کہ جس نے نہ صرف آدمیوں پر اپنے مکر و فریب کا جال پھیلایا ہُوا ہے۔ بلکہ دیوتاؤں پر بھی اُس کا جادو چل گیا ہے۔ اس لئے مجھے جلدی سے اِس کا پول کھولنا چاہیئے۔ اگر میں اس کو اسی وقت سبق نہ سکھاؤں گا۔ تو اس کا ڈھونگ جڑ پکڑ جائے گا۔ اور کانٹے دار جھاڑی کی طرح اُس کی شاخیں اور جگہ بھی پھیل جائیں گی۔ اور دھارمک جگت کے راستہ میں رکاوٹ ڈالیں گی۔

اِسلئے اندر بھوتی جلدی سے بھگوان مہاویر کے سموسرن کی طرف گیا۔ وہاں

کی رونق اور جلال کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ منڈپ یگیہ شالہ سے زیادہ خوبصورت بنا ہوا تھا۔ تب وہ اپنے چیلوں کے سموسرن میں داخل ہوا۔ اور عین وسط میں اس جگہ پہنچا جہاں بھگوان مہادیر سکھ آسن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اگرچہ اپنے گھمنڈ میں اندر بھوتی نے ضروری ادب آداب بھی بھگوان کو نہ دکھلائے۔ تاہم بھگوان نے اس کا نام اور گوتر لے کر اسے پکارا۔ یہ سنکر اندر بھوتی کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ اس نے خیال کیا کہ میں نے تو ان کو ابھی تک اپنا نام اور گوتر بتایا ہی نہیں۔ انہیں ان کا پتہ کیسے چل گیا؟

یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جو آدمی دنیا میں اپنے آپ کو لاثانی سمجھتا ہے۔ اپنی عقل اور ودیا کو سب سے بڑا مانتا ہے۔ وہ یقینی طور پر مورکھ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اس دنیا کی حقیقتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنی ضد پر اڑے رہتے ہیں۔ لیکن ایسے مورکھ لوگ مردوں کی مانند ہوتے ہیں۔ ایک مغربی مصنف لاول نے لکھا ہے کہ ایک بیوقوف اپنی حالت وغیرہ کو بدلنے کے اسی طرح ناقابل ہوتا ہے۔ جیسے کہ ایک مردہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ مورکھ لوگ اپنے آپ کو داتا سمجھتے ہیں۔ لیکن جو آدمی حقیقتاً داتا ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی خامیوں سے آگاہ ہوتے ہیں شیکسپیر نے لکھا ہے کہ بیوقوف آدمی اپنے آپ کو دانا سمجھتا ہے لیکن ایک دانا آدمی اپنے آپ کو نادان سمجھ کر ہمیشہ سیکھنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اندر بھوتی نے جو کہ اس سے پیشتر حیرانی میں تھا۔ کہ مہادیر سوامی کو اس کا نام اور گوتر کیسے معلوم ہو گیا؟ نتیجہ نکالا کہ یہ حیرانی کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ میں اتنا مشہور ہو چکا ہوں کہ کسی نے آکر میرا نام اور گوتر مہادیر سوامی کو اس وقت بتا دئے ہوں گے جبکہ میں اس منڈپ میں داخل ہوا تھا۔ جاد ہمہ کی سروگیتا کا یہ کوئی خاص ثبوت نہیں تب اس نے سوچا کہ میں اس کی سروگیتا کا تب قائل ہونگا۔ جب وہ میرے وچاروں کو میرے کہے بغیر بتلا دینگے

جونہی یہ خیال اندر بھوتی کے دل میں آیا بھگوان مہاویر فرمانے لگے "پنڈت جی مہاراج! آپ کو جیو کی ستّا کے متعلق شک ہے کیونکہ ویدوں کے اندر آپ نے اِس بارہ میں متضاد پرمان پڑھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُن منتروں کے ارتھوں کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھا۔ آپ مجھ سے سُنیے میں آپ کو اصل حقیقت سمجھاؤں گا۔ اور سب بات واضح کر کے بتلاؤں گا کہ اِن منتروں کا درست مطلب کیا ہے؟ اور اس طرح سے آپ کے دل کے جملہ شکوک رفع کر دوں گا"۔

یہ کہہ کر بھگوان مہاویر نے وہ تمام منتر اُچارن کئے جن کی وجہ سے اندر بھوتی کے دل میں شکوک پیدا ہوئے تھے۔ اور پھر سب لوگوں کی حاضری میں بھگوان نے اُن کے ارتھ بیان کئے بھگوان نے فرمایا "پنڈت اندر بھوتی جی! جو جانتا ہے اور جو دیکھتا ہے وہ جیو ہے۔ یہ شریر تو اس جیو آتما کا ایک خول یا میان ہے۔ ٹھیک اسی طرح جیسے دودھ میں مکھن موجود ہوتا ہے سرسوں میں تیل ہوتا ہے۔ لکڑی میں آگ ہوتی ہے۔ پھول میں خوشبو ہوتی ہے اور چندر کانت منی میں امرت ہوتا ہے۔ اسی طرح سے اس شریر کے اندر آتما پوری سمایا ہوا ہے۔ وہ اس کے اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔ اس آتما کے درشن گیان کی آنکھ سے کئے جا سکتے ہیں۔

آپ کو آتما کی ستّا میں اِس لئے شک ہے کیونکہ آپ اسے اپنے حواس خمسہ سے دیکھ نہیں سکتے جیسے کہ دوسری چیزوں مثلاً گھٹ اور پٹ وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ دھیان رہنا چاہئے کہ آتما کا نہ تو کوئی روپ ہے اور نہ کوئی رنگ۔ اور اس لئے وہ اِن مادی حواس سے جانا یا پہچانا نہیں جا سکتا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو شے اِن حواس خمسہ سے جانی یا پہچانی نہ جا سکے اس کی ہستی ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ گیانی پُرش جنہوں نے کیول گیان حاصل کر لیا ہے۔ وہ اِس آتما کو بیشک دیکھتے جانتے

ہیں. مگر دنیاوی لوگ بھی اپنے روزانہ انوبھو کے گیان سے آتما کا کچھ بودھ کر سکتے ہیں ۔ ایک اور ثبوت آتما کی ستّا کا انسان کے اندر اچھا کا ہونا یا نہ ہونا ہے سکھ اور دکھ کا ہونا ہے ۔ اچھا کا ہونا یا نہ ہونا آتما پر ہی منحصر ہے ۔ کوئی کاریہ بغیر کارن کے نہیں ہوتا ۔ مثلاً کوئی برتن بغیر مٹی کے نہیں بن سکتا ۔ اس واسطے مٹّی کی ستّا نشچت ہے ۔ کارن اور کاریہ میں یا علت اور معلول میں اٹوٹ[1] رابطہ ہے ۔ ہر ایک کاریہ کا کارن ہونا ضروری ہے ۔ اسی طرح سے آتما کارن ہے اور سکھ یا دکھ اس کا کاریہ ہے ۔ کاریہ سے ہی ہم کارن کے ہونے کا نتیجہ نکال سکتے ہیں ۔

درویہ نئے کے انوسار آتما امر ہے یعنی نہ تو اس کا جنم ہوا ہے اور نہ اس کا مرن ہوتا ہے لیکن پریائے[2] کے مطابق یہ فانی ہے ۔ کیونکہ پریائے ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ۔ اور آتما کو پچھلے جنموں میں اپنے اور دوسروں کے کئے ہوئے کرم یاد رہ سکتے ہیں ۔ اس طرح سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آتما امر بھی ہے اور غیر امر بھی ۔

اور بھی کئی دلائل ہیں جن سے آتما کی ستّا ثابت کی جا سکتی ہے ۔ مثلاً وہ جو کہ اس شریر پر حکومت کرتا ہے ۔ اور جو تمام لذّاتِ نفسانی کا لطف لیتا ہے وہی جیو آتما ہے ۔ کیونکہ کوئی چیز لذت نہیں دے سکتی ۔ اگر لذّت لینے والا کوئی نہ ہو ۔ جس وقت انسان کہتا ہے مجھے لطف آرہا ہے تو وہ گویا لطف لینے والے آتما کی ستّا کا اقرار کرتا ہے ۔ آتما کی موجودگی کا یہ ایک اور ثبوت ہے

اور باتیں تو بھلا آپ چھوڑ دیجئے ۔ میں آتم ستّا کو آپ کے اپنے سینے سے ہی ثابت کر کے دکھاتا ہوں ۔ کیا آپ کرپا کر کے بتا سکتے ہیں کہ آپ کے اندر شک کرنے والا کون ہے ؟ کوئی کرم کرتا کے بغیر نہیں ہوتا ۔ آپ کے اندر جو شک پیدا ہوتا ہے تو اس شک کے پیدا کرنے والے کا ہونا بھی ضروری ہے

[1] ... [2] تغیر تبدلی

جب تک آپ آتما کی علیحدہ ستّا نہ مانیں گے۔ آپ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ آپ کو شک ہے۔ اسی طرح سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آتما کی ایک ہستی ہے۔ اور وہ ہر ایک پرانی میں اسی طرح ویاپک ہے جیسے آپ کے شریر میں۔ یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں کہ رنج و راحت۔ زندگی موت۔ نفع، نقصان بھلائی برائی، سردی گرمی اس کو ہمیشہ واقع ہوتی ہے۔ اور ان کا واقع اور کم و بیش ہونا دوسری چیزوں پر منحصر ہے۔ آتما کا آکار شریر کے آکار پر منحصر ہوتا ہے۔ اور وہ اس شریر کو اپنے کرموں کے مطابق حاصل کرتا ہے آتما اس شریر کے مطابق جیسے وہ ہے۔ چھوٹا یا بڑا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر آپ ایک لیمپ ایک چھوٹے کمرے میں رکھیں تو اس کی روشنی اس کمرہ کی وسعت کے برابر ہوگی۔ اور اگر وہی لیمپ ایک بڑے ہال میں رکھ دیں تب اس کی روشنی اس ہال کی وسعت کے مطابق ہو جائیگی۔ یہی مثال آتما کی ہے۔ آتما کبھی دیوتا کے جامہ میں جا سکتی ہے اور کبھی بطور پرندے یا کیڑے مکوڑے کے روپ میں گر پڑ سکتی ہے۔ چونکہ اگیانی اس کی شکتی کو پوری طرح سے نہیں سمجھ سکتے۔ اسی لئے کہا ہے کہ آتما کی شکتی اپار ہے
اندر بھوتی بھگوان کی یہ باتیں سن کر ششدر رہ گیا۔ اس کی ودیا کا سب گھمنڈ نکل گیا۔ اور جو کچھ بھگوان نے کہا۔ اس نے بڑی توجہ سے سنا۔ اس کا شک جو اس کو اتنے سالوں سے تکلیف دے رہا تھا۔ اب تورت[1] ہو گیا۔ اور اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ واقعی بھگوان مہاویر سروگیہ ہیں اس کے بعد بھگوان مہاویر نے اسکو مفصلہ ذیل اپدیش دیا

۱۔ اے گوتم! یہ زندگی ایک درخت کے پتوں کی مانند ہے جو کہ پک جانے پر پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دن گر جاتے ہیں۔ اس واسطے اپنی زندگی میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے دھارمک فرائض کو انجام دینے میں لگے رہنا چاہیئے۔

[1] دور

۲۔ انسانی زندگی ایک اوس کے قطرے کی طرح عارضی ہے۔ اسواسطے تھوڑے سے وقت کے لئے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔

۳۔ نروپ کرمی جیون یعنی ایسی زندگی جو کہ زہر اور ہتھیاروں سے بھی ختم نہیں کی جا سکتی بڑی مختصر ہے سوپ کرمی جیون یعنی وہ زندگی جو کہ زہر یا ہتھیاروں سے ختم کی جا سکتی ہے۔ وہ بھی بالکل چھوٹی ہے اور اس میں کئی قسم کی بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے اے گوتم! آپ کو اپنی زندگی کا ہر ایک منٹ اپنے کرموں کو ختم کرنے میں لگانا چاہیئے۔

۴۔ جیو کو کئی یونیوں میں جانا پڑتا ہے بعض دفعہ ایسی یونیاں ہیں کہ جن کی ایک ہی حس ہوتی ہے یا دو یا تین یا چار۔ ایسی یونیوں میں ہزاروں سال تک گھومنے کے بعد منش کا جنم ملتا ہے۔ کیونکہ پچھلے جنموں کے کرم کا خاتمہ کرکے انسانی جامہ پانے کے لئے بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ آپ نے منش کا جنم پایا ہے۔ اس واسطے آپ کو انسانی فرائض سے آنکھ کے جھپکارے کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

۵۔ جیو آتما مختلف قسم کی یونیوں کو باکرّان کو چھوڑتا جاتا ہے۔ ایسی حالت بے اندازہ عرصہ کے لئے جاری رہتی ہے یعنی بے شمار اُتسرپنی اور اوسرپنی (یہ یگوں کا شمار ہے) لگ جاتے ہیں۔ آپ کو منش کا اُتم جنم ملا ہے۔ اس واسطے اس کا بہترین استعمال کرنا چاہیئے۔ وہی جیو پانی آگ اور ہوا کے جنتوؤں میں بے شمار جنم پاکر پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ اسی واسطے کہتے ہیں کہ انسانی جسم کا ملنا بڑا مشکل ہے۔ اور چونکہ آپ نے یہ مشکل سے ملنے والا انسانی جامہ پایا ہے اس واسطے آپ کو اپنے دھارمک فرائض کی ادائیگی میں ایک پل بھر کے لئے بھی غفلت نہ کرنی چاہیئے

۶۔ اگر یہ جیو نباتات میں جاتا ہے تو وہاں بھی بے شمار جنم بھوگتا ہے اور منش کا جنم بڑا کٹھن ہوتا ہے۔ اس واسطے اے گوتم! سنبھل اور ایک منٹ

بھی نکما مت گزرنے دے۔
۷۔ جب یہ آتما ایسی یونیوں میں جاتا ہے کہ جن کی دو اندریاں ہوتی ہیں
تو وہاں بھی سنکھیات کال تک جنم مرن کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ اور اسواسطے
اے گوتم اپنی ایک گھڑی بھی ضائع نہ جانے دو (سنکھیات کے معنی ہیں شمار کے قابل)
۸۔ جب یہ آتما ایسی یونیوں میں جاتا ہے کہ جن کی تین یا چار اندریاں ہوتی
ہیں۔ تو وہاں بھی سنکھیات کال تک یعنی ایسے عرصے تک جو شمار میں آسکتا
ہے پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ اس واسطے آپ کو دھارمک زندگی سے ایک
لمحہ کے لئے بھی بے خبر نہ ہونا چاہیئے۔
۹۔ جب یہ آتما پنچندری یونی میں جاتا ہے جن کی پانچ اندریاں ہوتی ہیں تو وہاں
بھی سات آٹھ دفعہ پیدا ہوتا اور مرتا ہے اسواسطے اے گوتم! غفلت میں
اپنا ایک سیکنڈ بھی اکارت نہ جانے دو۔
۱۰۔ جب یہ آتما سورگ یا نرک میں جاتا ہے تو وہاں صرف ایک زندگی
گذارتا ہے۔ اس واسطے ایک پل کے لئے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔
۱۱۔ اس طرح سے یہ جیوا اپنے اچھے اور برے کرموں کے مطابق زمین کے اندر
پانی میں، آگ میں یا ہوا میں ایک اندری والی دو اندری والی تین اندری
والی، چار اندری والی، پانچ اندری والی اور سورگ اور نرک میں قابل شمار
اور ناقابل شمار عرصہ کے لئے جنم مرن کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ اسی واسطے
کہتے ہیں کہ اس آتما کا منش جنم پانا نہایت ہی مشکل ہے اس لئے اگر
آپ اپنی آتما کو اعلےٰ رتبہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو اپنی زندگی
کا ایک سیکنڈ بھی فضول نہیں کھونا چاہیئے۔
۱۲۔ آتما منش یونی پا سکتی ہے لیکن اس آریہ دیش میں یعنی اس ملک میں
جہاں کے لوگ دھرماتما ہیں، جنم پانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ وحشی اور جنگلی لوگ
بھی انسان کہلاتے ہیں، لیکن وہ نام کے ہی انسان ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے

کرم پشوؤں جیسے ہوتے ہیں یعنی ڈاکہ ڈالنا۔ قتل کرنا۔ اور دوسرے پرانیوں کو اذیت پہنچانا۔ اس واسطے وہ آتمک اُنتی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر ایک جیو ایسے لوگوں میں یا ایسے ملک میں پیدا ہو جائے تو وہ گویا نہ ہونے کے برابر ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے آپ مہذب ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس واسطے آپ کو یہ موقع کھونا نہیں چاہئے اور فضول باتوں میں وقت نہ گنوانا چاہئے

۱۳۔ ایک مہذب ملک کے اندر جنم لینا بھی کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر انسان کی ساری اندریاں کام کرنے والی نہ ہوں۔ ایسے بھی آدمی ہوتے ہیں کہ جن کی اندریاں یا عضو ناکارہ ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ بہرے۔ اندھے اور لنگڑے وغیرہ ہوتے ہیں۔ اے گوتم! خوش قسمتی سے آپ کو ساری اندریاں درست ملی ہیں۔ اس واسطے یہ موقع چودھویں گن ستھان (روحانی اُنتی کا سب سے اونچا زینہ) کے پراپت کرنے کے لئے ہاتھ سے نہ دینا چاہئے

۱۴۔ ساری اندریاں درست لیکر ایک مہذب ملک کے اندر جنم پانا بھی کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن دھرم شاستروں کا پڑھنا پڑھانا مشکل ہوتا ہے کئی ایسے گورو اور پیر بھی ہیں جنہیں شاستروں کا کچھ علم نہیں لیکن جاہل لوگ ان کو سچے گوروؤں کی طرح پوجتے ہیں۔ ہمیں ایسے شاستروں کے سننے والے گوتم! اپنے کرموں کا ناش کرنے کے لئے جلدی کرو۔ اس میں غفلت کرنا بڑا خطرناک ہے۔

۱۵۔ شاستروں کا یاد رکھنا۔ گرنتھوں کا پڑھ لینا بھی بڑی بات نہیں بلکہ ان میں شردھا بڑی بات ہے۔ کیونکہ کئی ایسے لوگ ہیں جو شاستروں کے بڑے ودوان ہیں۔ لیکن ان کا ویوہار اشبھ ہوتا ہے۔ چونکہ آپکی شاستروں میں سچی شردھا ہے اس واسطے ایک منٹ بھی ضائع نہ کرتے ہوئے پورنتا کو پراپت کرنے کی کوشش کرنا چاہئے

۱۶۔ دھرم کے اندر شردھا ہونی بھی فضول ہے اگر انسان اس کے مطابق اپنے اعمال نہیں بناتا۔ ہزاروں ایسی مثالیں بتائی جا سکتی ہیں کہ جہاں لوگ ایک

خاص دھرم کے اوپر شردھا تو رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے اعمال اس کے مطابق نہیں ہوتے۔ چونکہ آپ نہ صرف دھرم میں شردھا رکھنے والے ہو۔ بلکہ اس پر عمل بھی کرنے والے ہیں۔ اس لئے آپ کو لازم ہے کہ ذرا سی دیر کے لئے بھی غافل نہ رہ کر اپنے کرموں کا خاتمہ کر دیں۔

۱۷۔ یاد رکھو یہ بڑھاپا نزدیک اور نزدیک آ رہا ہے۔ بال سفید ہونے شروع ہو گئے ہیں آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اندریوں کی شکتی دن بدن گھٹ رہی ہے۔ اسواسطے وقت کی پوری قدر سمجھ کر اس کا ایک ایک سیکنڈ غفلت کو تیاگ کر اپنے دھارمک فرائض کی انجام دہی میں خرچ کرو۔

۱۸۔ یاد رکھو کہ اس جسم پر سینکڑوں قسم کی بیماریاں مثلاً کمزوری ہو سکتا اور کوئی درگھٹنا ہو جانا وغیرہ وار دہوتی ہیں۔ اور اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ جسم کسی وقت بھی نہ رہے۔ اس واسطے یہ آپ کا فرض ہے کہ مکتی کو حاصل کرنے کے لئے بہت جلدی کرو۔

۱۹۔ جس طرح ایک کنول پھول چاندنی رات کو ایک تالاب کے اندر کھلا ہوا اپنے آپ کو پانی سے لاتعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح سے آپ کو موہ کے دوش سے دور رہنا واجب ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہ کرنا چاہیئے۔

۲۰۔ اگر آپ یہ فیصلہ کریں کہ اپنا گھر اپنا دھن اپنی بیوی اپنی دولت کو چھوڑ کر سادھو بن جانا ہے۔ تو اس کے بعد ان زہریلی چیزوں کے نزدیک بھی نہ بھٹکنا چاہیئے بلکہ اپنے ویراگ کے بھاؤ کو زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور ایک منٹ بھی فضول نہ جانے دینا چاہیئے۔

۲۱۔ اگر آپ استیہ کی پگڈنڈی کو چھوڑ کر ستیہ کی شاہراہ پر آ گئے ہیں بلکہ اس پر گامزن بھی رہے ہیں۔ اسواسطے خیال کرو کہ یہی شاہراہ آپ کو اپنی منزل تک پہنچا سکتا ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔

۲۲۔ جیسے ایک مزدور آدمی جس کے سر پر ایک بھاری بوجھ اٹھایا ہوا ہو

ایک ملکھڑے راستہ پر جا کر پچھتانے لگتا ہے ۔ اسی طرح سے یہ دنیاوی لوگ جو کہ راستہ مارگ پر چلتے ہیں، وہ اس وقت پچھتاتے ہیں جب ان کو جسم مرن کا جکر پڑتا ہے یا دوسرے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں ایسی غلطی سے خبردار رہو ۔ اور اس طریقے سے دلوہار کرو ۔ کہ آپ کو اپنے کئے پر پیچھے پچھتانا نہ پڑے ۔ ایک ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہ کرنا چاہئیے

۲۳ ۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ نے اس سنسار ساگر کو پار کر لیا ہے بیان اگر یہ ٹھیک ہے تو آپ اس ساحل پر کیسے کھڑے ہیں ؟ دوسرے ساحل پر یعنی اپنی مکتی کی منزل پر کیوں نہیں پہنچ جاتے ۔ یہ زندگی اس طرح خراب کرنے کے لئے تو نہیں ملی ۔ اس واسطے دم بھر کے لئے بھی غفلت نہ کرنا چاہیئے ۔

۲۴ ۔ اے گوتم ! آپ نے سدھ پد یعنی پورنتا حاصل کرنا ہے ۔ جہاں پہنچکر انسان کے سارے دکھ دور ہو جاتے ہیں ۔ اور پورن آنند ملتا ہے ۔ لیکن اس سدھ پد کو حاصل کرنے سے پیشتر آپ کو کھشپک شرینی رواد طریقہ جس سے کرم ناش کئے جاتے ہیں کی مدد لینا پڑیگی اور اپنے کرموں کو ختم کرنے کیلئے شدھ آچرن کا سہارا لینا پڑیگا ۔ اس لئے اے گوتم ! ایک منٹ کیلئے بھی غافل نہ رہ کر اپنے دھرم کی آرادھنا کرو ۔

بھگوان نے جو یہ اُپدیش اندر بھوتی کو دیا وہ ہر ایک انسان کے لئے مقصود ہے اس لئے ہر انسان کو واجب ہے کہ وہ اپنے دھارمک فرائض سے کسی طرح بھی غافل نہ ہو ۔

جب گوتم اندر بھوتی نے یہ اُپدیش سنا تو اس کے من میں ایک کھلبلی پڑ گئی ۔ اور اس کے من میں ویراگ اور تیاگ کے کچھ بھاو اٹھ کھڑے ہوئے ۔ اس نے بڑے ادب سے بھگوان مہاویر کو وندنا کی ۔

اور پرارتھنا کی کہ کرپا کر کے مجھے اپنے سنگھ کی شرن میں لیجئے۔ بھگوان مہاویر اندربھوتی کو اس مطلب کے لئے بالکل قابل سمجھتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے اسکو معہ اس کے پانصد چیلوں کے سنگھ میں شامل کر لیا۔

حقیقت میں اندربھوتی بڑا ودوان اور حق کا متلاشی تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ ایک خاص مسئلے کو حل نہیں کر سکا تھا۔ کیونکہ "الانسان مرکب من الخطا والنسیان" (یعنی انسان خطا اور بھول کا پتلا ہوتا ہے) یہ ہر ایک بہادر جنگجو کی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے حریف کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ اس کا احترام کرتا ہے۔ اسی طرح سے جو سچا بہادر فتح یاب ہوتا ہے وہ بھی اپنے مخالف کی تحقیر نہیں کرتا۔ بلکہ اسے اپنی چھاتی سے لگا لیتا ہے۔ یہ نظارہ بڑا خوش کن اور بڑا دلفریب ہوتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اس قسم کے ملاپ کی بہت سی مثالیں ہیں

گوتم اندربھوتی بھگوان مہاویر کے پاس بڑے گھمنڈ سے ان کو شکست دینے کے لئے گیا تھا۔ لیکن نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ پورنتا کے نزدیک پہنچ رہا تھا۔ اور جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ پورنتا اسے بھگوان مہاویر سے مل سکتی ہے تو اس نے اسے بصد خوشی قبول کیا۔ سچے گیان کی کسوٹی ہی یہ ہوتی ہے کہ انسان صداقت کو جہاں بھی پائے حاصل کر لے۔ لیکن ایسے متلاشیان حق کوئی خال خال ہوتے ہیں۔ ورنہ تو یہ دنیا خود سر اور اڑیل ٹٹوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ ایسے لوگ نہ صرف یہ کہ صداقت کو قبول نہیں کرتے بلکہ کئی ڈھونگ رچا کر صداقت کو ہی باطل میں بدل دیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ لوگ وہی طاقت جو اس طرح سے ضائع کرتے ہیں آتمک گیان کی پراپتی کے لئے خرچ کریں۔ تو وہ اپنا بھی سدھار کر سکتے ہیں اور دوسروں کا بھی۔ اندربھوتی جو کہ ایک بہت بڑا عالم تھا اور حق کا متلاشی بھی تھا

اس کا یہ وصف تھا کہ اپنی غلطی کا جتلائے جانے پر فوراً اقبال کر لیتا تھا۔ اور اپنی غلط رائے پر ضد نہ ہوتا تھا۔ ہاں یہ بات ضرور تھی۔ کہ اسے جب تک اپنی غلطی کا یقین نہ ہو جائے وہ کسی کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں تھا۔

اندر بھوتی کے بھگوان مہاویر کے سنگھ میں شامل ہونیکی خبر شہر میں بجلی کی لہر کی طرح پھیل گئی۔ اگنی بھوتی نے بھی جو کہ یگیہ شالا میں بیٹھا تھا۔ یہ بات سنی اور حیران رہ گیا کہ اس کے اتنے بڑے ودوان بھائی کو ایک معمولی فقیر نے کس طرح جال میں پھنسا لیا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ سروگیہ کہلانے والا سادھو کوئی بہت بڑا مکار اور چھلیا ہے بہتر ہو کہ میں خود ہی جاؤں۔ اور اس کی سروگیتا کا پول کھولوں۔ ایسا کرنے سے ایک تو اس کا طلسم ٹوٹے گا۔ اور دوسرے میں اپنے بھائی کو بھی اس کے پھندے سے نکال لاؤں گا۔ میں اس فقیر کی سروگیتا کو اس وقت تک تسلیم نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ مجھے میرے دلی خیالات اور شکوک بغیر میرے بتلائے کے رفع نہ کر دے۔" یہ خیال دل میں لیکر اگنی بھوتی مع اپنے چیلوں کے بھگوان مہاویر کے سموسرن کی طرف چلا۔ اور جھٹ ہی وہاں جا پہنچا۔ جونہی وہ وہاں داخل ہوا۔ تو بھگوان مہاویر نے اس کی طرف رخ کر کے اس کا نام لیکر کہا۔ آئیے اگنی بھوتی! آپ کو کرم کی ستا کے متعلق شک ہے۔ آپ کا پرشن یہ ہے کہ جب آتما نراکار ہے اور وہ اندریوں سے رہت ہے تو اس پر ان کرموں کا اثر کیسے ہو سکتا ہے۔ جو کہ مادی ہیں اور جن کا کہ روپ ہوتا ہے۔ یعنی نراکار اور ساکار آپس میں ناطہ کیسے جڑ سکتا ہے

بھگوان کے مکھ سے یہ وچن سنکر اگنی بھوتی سن ہو گیا۔ اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ لیکن بھگوان نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اگنی بھوتی! گیانی لوگ ان کرموں کی ماہیت کو ٹھیک طور پر سمجھتے ہیں۔ لیکن اگیانی لوگ صرف اتنا جانتے ہیں کہ کرم کوئی چیز ہوتی

ہے۔ اگر آپ خیال کریں کہ نیکی اور بدی کرموں کا پھل نہیں تو دیکھئے کہ کس طرح
سے ایک آدمی تو راجہ بن کر شاہانہ ٹھاٹھ سے رہتا ہے اور محلات کی خوشیوں
سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اور اسی کے مقابلے میں ایک ایسا غریب ہوتا ہے
کہ اسے پیٹ بھر کر روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ یہ دو حالتیں ایک ہی وقت
میں ایک ہی مقام پر دیکھی جاتی ہیں۔ اس فرق کا سوائے اس کے کوئی جواب
نہیں کہ ان دونوں ہستیوں کے اپنے اپنے کرم کا پھل ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ
اس دنیا میں ایک آدمی تو بڑا مالدار ہے۔ اور اپنے خزانے سے ہزاروں
آدمیوں کا پیٹ پالتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک مفلس ہے کہ بھیک
مانگ کر بھی اسے پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔
کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ میں ایک ہی حالات میں اور یکساں
لیاقت ہونے پر بھی ایک بیوپاری کو تو کسی سودے میں آٹھوں کا گھاٹا
پڑ جاتا ہے۔ لیکن دوسرے کو لاکھوں کا نفع آتا ہے۔ آپ یہ بھی دیکھتے ہوں گے
کہ ایک ہی باپ کے دو بیٹے ایک ہی ماں کے بطن سے پیدا ہو کر ایک جیسی حالت
میں پرورش پا کر ایک سی تعلیم حاصل کر کے زندگی میں مختلف درجے پا
جاتے ہیں۔ یعنی ایک تو بہت بڑا عہدہ دار بن جاتا ہے اور دوسرا معمولی
اہلکار۔ یہ بھی آپ کے تجربہ میں آیا ہوگا کہ ایک ہی خاندان کے بچوں میں
ایک تو ہمیشہ دائم المریض رہتا ہے اور دوسرا تندرست توانا۔ حالانکہ
دونوں کے لئے ایک ہی قسم کی خوراک مہیا ہوتی ہے اور ایک ہی قسم کی رہائش
اور پرورش کے سامان میسر ہوتے ہیں۔ یہ بھی دنیا میں دیکھا جاتا ہے
کہ ایک طرف عالم اور دانا ہیں اور ان کے ساتھ ہی جاہل اور نادان
موجود ہیں۔ ان سارے تضادین کا موجب کرم ہی ہوتے ہیں۔ کاریہ بغیر
کارن کے نہیں ہوتا۔ اے اگنی بھوتی! یقین جانو کہ اچھے پھل اچھے کرموں
کا نتیجہ ہیں اور برے پھل برے کرموں کا۔"

اب ایک آپ کا دوسرا سوال باقی رہ گیا ہے کہ جس کا جواب دینا ہے یعنی یہ کہ کرم چونکہ ساکار ہیں یعنی مادی ہیں وہ کس طرح سے نراکار آتما کے ساتھ سمبندھت ہو جاتے ہیں۔ اب توجہ دیکر اس کے متعلق بھی جو کچھ میں کہتا ہوں دھیان سے سنیئے۔ یہ تو آپ کو علم ہی ہے کہ آکاش نراکار ہے۔ لیکن اس کا جو حصہ ایک گھڑے کے اندر ہوتا ہے اس کو گھٹ آکاش بولتے ہیں۔ اور اس کا جو حصہ ایک مکان کے اندر ہوتا ہے اس کو مٹھ آکاش کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اگرچہ گھٹ اور مٹھ کے اندر آکاش محدود ہو گیا ہے اور آکار والا دکھائی دیتا ہے تو بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آکاش ساکار بن گیا ہے اور یہ توڑا چھوڑا جا سکتا ہے۔ آکاش تو اس جگہ جہاں پر گھڑا لاکر رکھا یا مکان کھڑا کیا گیا پہلے بھی موجود تھا۔ اور ان کے وجود میں آجانے پر بھی وہیں موجود رہتا ہے۔ اور ان کے ناش ہونے یا وہاں سے ہٹائے جانے پر بھی وہاں بدستور موجود رہے گا۔ حرکت یا کرم گھڑے اور مکان کا وصف ہیں نہ کہ آکاش کے۔ آکاش تو سروویاپک ہے ہر جائی ہے۔ اس لئے وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ ہونے کے باعث ان کے اندر بھی موجود ہے۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کہ نراکار آکاش کا تعلق گھڑے اور مکان سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے آتما جو کہ نراکار ہے ساکار کرموں کے ساتھ سمبندھت ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آتما کو رنج و راحت۔ سکھ اور دکھ ہوتے ہیں۔ مثلاً جب جسم کو کوئی دکھ تکلیف ہوتی ہے تو آتما کو دکھ پہنچتا ہے۔ اور جب کسی دوائی کے دئے جانے پر جسم شفایاب ہو جاتا ہے تو آتما سکھ محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر اس معاملے کی گہرائی میں جائیں اور پورے وچار سے غور کریں تو پتہ لگے گا کہ آتما تو دونوں حالتوں میں غیر متاثر رہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہ بھرم وید کے اس واک سے ہوا ہے۔

पुरुष एवेदं ऽग्नि: यद् भूतं यद् भाव्यम ।

اس منتر کے ارتھ کرنے میں غلطی لگتی ہے۔ بعض اس کا یہ ارتھ کر دیتے ہیں کہ وہ جو کہ ماضی میں تھا۔ اور جو کہ مستقبل میں ہوگا۔ وہ سوائے پُرش یا آتما کے اور کچھ نہیں۔ اِس منتر میں جو لفظ "ایو" پڑا ہوا ہے، وہ کرم کو اور پرماتما کو ستّا کی شرینی سے باہر نکال دیتا ہے۔ یعنی اِس ارتھ کے مطابق باقی ساری ہستیاں مثلاً دیوتا انسان پشو پکشی پرتھوی اور پربت وغیرہ تو آتما کی شرینی میں آجاتے ہیں لیکن کرم کی ستّا کا کہیں ستھان ہی نہیں ہوتا۔ آپکو یاد رکھنا چاہیے کہ وید کا یہ واک "پُرش" کی اُستتی میں کہا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ویدوں کے اندر تین قسم کے واک آتے ہیں۔

۱۔ وِدھی واک (آگیا منتر) مثلاً

अग्निहोत्रं जुहुयात् स्वर्ग काम:-

اس کا مطلب یہ ہے کہ جسے سورگ کی خواہش ہو۔ وہ اگنی ہوتر کرے

۲۔ انوواد واک (وہ منتر جو کہ عام باتیں بتلاتے ہیں) مثلاً سال کے اندر بارہ مہینے ہوتے ہیں

۳۔ سُتتی واک (وہ منتر جو کہ دیوتاؤں کے اوصاف حسنہ کے متعلق کہے گئے ہیں) مثلاً یہی واک لے لیجئے جو آپ کے سنشے کا کارن ہوا ہے۔ یہ منتر وِشنو دیوتا کے اعلےٰ اوصاف کی تعریف میں کہا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ باقی ہستیاں دُنیا میں موجود ہی نہیں ہیں ورنہ تو وید کے دُوسرے منتر بالکل بے معنی ہو جائیں گے۔ جیسے کہ لکھا ہے۔

पुण्यं पुण्येन कर्मणा, पापं पापेन कर्मणा

یعنی نیک کرموں کا نیک پھل اور مند کرموں کا مند پھل ہوتا ہے،

اس لئے اے اگنی بھوتی! میں آپ کو کہتا ہوں کہ کرموں کی ہستی ہے۔ اور اُن کا آکار ہے اور وہ مادی ہیں۔ ورنہ اگر اِن گنوں والے نہ ہوں تو وہ آتما کو رنج و راحت کیسے پہنچا سکتے ہیں۔ کرموں اور آتما کا باہمی تعلق لا انتہا

زمانے کا ہے۔ اگر اس کے برعکس آپ اس تعلق کو دائمی نہیں مانتے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپکی رائے میں کوئی ایسا وقت تھا کہ جب جیو کرموں سے لاتعلق تھا اور بعد میں کوئی ایسا وقت آیا کہ اس کا تعلق اس سے جڑ گیا۔ اور پھر یہ بھی نتیجہ نکلے گا کہ وہ آتمائیں جو مکت ہو جاتی ہیں اور کرموں کے بندھن سے رہائی پا جاتی ہیں ان کا تعلق دوبارہ کرموں سے ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور اس لئے ایسا ماننا غلطی ہے۔ یقین جانو کہ آتما اور کرموں کا سمبندھ لاانتہا وقت سے ہوتا ہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ جب ان کا باہمی تعلق ہمیشہ سے چلا آیا ہے تو پھر باہم دگر علیحدہ علیحدہ کس طرح ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ جو شے ابدی ہے۔ وہ ابدی ہی رہنی چاہیئے۔ لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ سونا جو کہ زمین کے ساتھ کچی دھات کی شکل میں ایک کان کے اندر ہمیشہ سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس سے بھٹی میں ڈال کر علیحدہ کیا جاتا ہے یہ ہی مثال جیو اور کرموں کے تعلق پر گھٹتی ہے یعنی جیو جو کرموں سے ہمیشہ سمبندھت ہوتا ہے۔ وہ گیان کی بھٹی میں پڑ کر جو کہ دھیان کی آگ سے جلائی جاتی ہے کرموں سے رہائی پا جاتا ہے۔ پس جب یہ جیو آتما اپنے اصلی روپ میں آ جاتا ہے۔ تو اس کو مکت یا موکش یافتہ یا آزاد کہتے ہیں۔ ایک دفعہ اس حالت میں پہنچ کر دوبارہ جیو کرم کے بندھن میں نہیں پڑتا۔

اگر آپکی رائے کے مطابق یہ مان لیا جائے کہ کرموں کی ستّا ہی نہیں ہے یعنی وہ کوئی شے ہی نہیں ہوتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نیکی اور بدی سخاوت اور خود غرضی۔ رنج اور راحت۔ سورگ اور نرک بھی اس دنیا میں کوئی ہستی نہیں رکھتے۔ لیکن یہ بات تو ظاہرہی غلط دکھائی دیتی ہے اس لئے آپکو کرموں کی ہستی کا اقرار کرنا پڑیگا۔ سب بھلے یا برے کرم جیو آتما آپ ہی کرتا ہے۔ اور آپ ہی ان کا پھل بھوگتا ہے۔ آتما خود ہی اپنے اعمال کا ذمہ وار ہے۔ اور اسے خود ہی بغیر کسی چون و چرا کے انکا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔

اے اگنی بھوتی! جس طرح سے میں نے آپ کے دلی شکوک کو خود ہی معلوم کر لیا ہے۔ اسی طرح سے میں اپنی گیان کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ آٹھ قسم کے کرم ہوتے ہیں۔ جن میں پہلا کرم گیانا درنیہ کرم ہے۔ یعنی جو گیان حاصل کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ دنیا کی ساری چیزیں کہ جن میں آتما اور کرم بھی شامل ہیں صاف صاف بہ اپنے ماتیک گیان سے دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے آپ کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کرموں کی موجودگی کا یقین کرنا ہوگا"

بھگوان مہاویر نے پنڈت اگنی بھوتی کے تمام شکوک اس کے بولنے کے بغیر ہی رفع کر دئے۔ اندر بھوتی کی طرح اگنی بھوتی بھی متحیر رہ گیا۔ اور ساتھ ہی بھگوان کی باتیں سنکر اسے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ اس کا گھمنڈ دور ہوگیا اور جونہی اس نے اپنے باطن میں ایک چمک دیکھی۔ تو اس نے اپنے آپ کو معہ اپنے پانصد چیلوں کے دیکشا لینے کے لئے بھگوان مہاویر کے سپرد کر دیا۔ بھگوان چونکہ جانتے تھے کہ وہ دیکشا کے قابل ہے اسلئے اس پر دیا کرتے ہوئے اسے معہ اس کے تمام شاگردوں کے اپنی شرن میں لے لیا

جب وایو بھوتی نے دیکھا۔ کہ اس کے دونوں بھائیوں نے بھگوان مہاویر کی شرن لے لی ہے۔ تو وہ سوچنے لگا "کہ جب میرے وہ دونوں ودوان بھائی جن کو اپنی ودیا کا اتنا بڑا ناز تھا۔ بھگوان مہاویر سے ہار کھا چکے ہیں۔ تو وہ ضرور سروگیہ ہوگا۔ اور اس کی ودیا اور گیان ضرور غیر معمولی ہونگے تب کیوں نہ میں بھی ان کے پاس جاؤں۔ اور اپنے سنشے دور کروں۔ جونہی میرے شکوک رفع ہو جائینگے میرا ابھیمان بھی دور ہو جائیگا۔ اور جب میں نرابھیمانی ہو جاؤنگا تب میں سچا گیان حاصل کر کے اپنی آئیندہ زندگی کو سدھار سکتا ہوں"

اپنے دل میں ایسا خیال کر کے وایو بھوتی بھی اپنے پانصد چیلوں کو لیکر بھگوان مہاویر کے سموسرن میں گیا۔ جونہی وہ پھاٹک کے اندر پہنچا۔ تو بھگوان نے وایو بھوتی کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے وایو بھوتی!

آپکو آتما اور شریر کے تعلق کی نسبت شک ہے۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ آتما ہی شریر ہے۔ اور شریر ہی آتما ہے۔ کیونکہ آپکو ان کی علیحدہ علیحدہ ہستی کا کوئی ظاہرہ ثبوت نہیں ملتا۔ آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ جیسے بلبلے پانی میں اٹھتے ہیں اور اٹھ کر پانی میں ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے آتما شریر میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر لئے ہو جاتی ہے لیکن یہ خیال غلط ہے کیونکہ کچھ حد تک تو ہر ایک انسان یہ جانتا اور محسوس کرتا ہے کہ جیا تما شریر اور اندریوں سے جدا ہے۔ جب اندریوں کی شکتی چلی جاتی ہے تو وہ ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتیں۔ تو جیو اس وقت محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میری فلاں اندری ناکارہ ہو گئی ہے۔ اب وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ بعض دفعہ کہتا ہے کہ میرے جسم میں فلاں تکلیف ہو گئی ہے۔ پھر کبھی یوں کہتا ہے کہ میرے من میں فلاں فلاں خیال اٹھے ہیں۔ یہ الفاظ کہ "میرا جسم" "میری اندریاں" اور "میرا من" ثابت کرتے ہیں کہ جو "میں" ہے اور جو ان کو اپنا کہتی ہے۔ وہ جسم اندریاں اور من سے کوئی علیحدہ ہستی ہے

"सत्येन लभ्यस्तपसा ह्येष ब्रह्मचर्येण नित्यं
ज्योतिर्मयो विशुद्धो"

यं पश्यन्ति धीरा यतय: संयतात्मान: इत्यादि

یہ منتر وید کے اندر آیا ہے۔ اور اس کا ٹھیک ارتھ یوں ہے "یہ پرماتما جو کہ نورِ مطلق ہے۔ صداقت، تپ اور برہمچریہ سے پہچانا جا سکتا ہے" اس لئے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آتما پانچ بھوتوں یعنی اربعہ عناصر سے علیحدہ ہستی ہے۔ لہذا آپ کا سنشے فضول اور بے معنی ہے

بھگوان کے یہ امرت وچن سنکر وایو بھوتی کا دل خوشی سے لبریز ہو کر تھرتھرانے لگا۔ بھگوان مہادیو نے وایو بھوتی کے منہ کھولنے کے بغیر نہ صرف اس کا نام

اور مقام ہی جان لیا ۔ بلکہ انہوں نے اس کا سنشے بھی دور کر دیا بھگوان کے اپدیش سے اس کی آتما اجل ہو گئی ۔ اور اسے سچا گیان پراپت ہو گیا ۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وایو بھوتی کے دل میں ویراگ کا بھاو پیدا ہو گیا ۔ اور اس نے بھی اپنے دونوں بڑے بھائیوں کی طرح بھگوان سے دیکشا کی پرارتھنا کی بھگوان مہاویر نے اسکو بھی اس کے پانسو چیلوں کے ساتھ اپنی شرن میں لے لیا ۔ یہی تین بھائی بھگوان مہاویر کے شروع شروع میں شاگرد رشید ہوئے ۔ جنہوں نے بھگوان کے اصولوں کا پرچار شروع کیا ۔

اب باقی ماندہ آٹھ پنڈتوں کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جس طرح سے ان تینوں بھائیوں نے اپنے شکوک رفع کرائے ہیں ۔ ہم بھی اپنے سنشے دور کر لیں ۔ چنانچہ وہ ایک ایک کر کے بھگوان کے پاس آئے اور بھگوان نے انکے بنا پوچھے ہی ان کے سارے شکوک دور کر دئے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے بھی مع اپنے چیلوں اور شاگردوں کے دیکشا لے کر بھگوان کی شرن لی ۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے اپنے خاندان کے دیگر افراد کو بھی دیکشا دلائی ۔ سچ ہے مہا پرشوں کے نیک اعمال نیک قول اور نیک آچرن کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ جو کوئی بھی ان کے پاس جاتا ہے وہ ان کے زیر اثر ہو جاتا ہے ۔ اس سے روحانی اننتی کے متعلق بڑے اعلےٰ اور دیر پا نتائج نکلتے ہیں ۔ مہان آتمائیں آتمک گیان کا روپ ہوتی ہیں اور ان کی شرن میں جاتے سے جیو تمام کرموں کے بندھن سے خلاصی پاتا ہے اور اپنا ٹھیک سروپ پہچان کر دائمی سرور حاصل کرتا ہے

اب مختصر طور پر ان آٹھ پنڈتوں کے شکوک کا بیان کیا جائے گا ۔ اور یہ بھی بتلایا جائیگا ۔ کہ بھگوان نے ان کو کس طرح صاف کیا ۔

چوتھے پنڈت کا نام ویکت تھا ۔ اس کا سوال یہ تھا کہ یہ پانچ عنصر تک سنسار کچھ ہستی رکھتا ہے یا نہیں رکھتا ۔ اس کا وچار تھا کہ یہ سنسار